درجہ بدرجہ فرض علوم کے حصول پر رہنمائی کرنے والی کتاب

کونسا علم سیکھنا ضروری ہے اور اولاد کو کب کیا سکھائیں؟

مصنف

مولانا عماد عطاری مدنی سلمہ الغنی

Design By
Muhammad Adnan Attari Madani

درجہ بدرجہ فرض علوم کے حصول پر رہنمائی کرنے والی کتاب

کونسا علم سیکھنا ضروری ہے اور اولاد کو کب کیا سکھائیں؟

مولانا عماد عطاری مدنی سلمہ الغنی

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

شیخ طریقت، امیرِ اَہلسنّت، با نی دعوتِ اِسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ العالیہ اپنے رسالے "تذکرہ اِمام احمد رضا" کے صفحہ 1 پر نقل کرتے ہیں: رَحمتِ عالَم، نورِ مجَسَّم، شاہِ بنی آدم ، شَفیعِ اُمَم ، رَسُولِ اکرم صَلی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے۔ "جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔"

(القولُ البدیع ص ۱۱۷ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

فرض، لازم اور ضروری علم

پانچ (5) طرح کے علم حاصل کرنا ہر عاقل بالغ (wise, grownup) مسلمان پر فرض ہے: (1) اسلامی عقائد (یعنی ان عقیدوں (belief) کو جاننا کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے اور

ان کا انکار کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ (بدمذہب اور جہنّم میں لے جانے والا عقیدہ (belief) رکھنے والا ہو جائے)۔

(2) ضرورت کے مسئلے یعنی عبادات (مثلاً نماز، روزہ، حج و زکوۃ وغیرہ) و معاملات (مثلاً ملازمت (employment) و کاروبار وغیرہ جس کام سے اس شخص کا تعلق (relation) ہے) کے ضروری مسائل۔

(3) حلال و حرام (مثلاً کھانا کھانے ،لباس پہننے، ناخن و بال کاٹنے، نام رکھنے، عارضی (temporary) استعمال کے لیے چیزیں لینے، قرض (loan) و امانت و تحفہ (gift) لینے دینے، قسم کھانے وغیرہ) کے مسائل۔ نوٹ: ظاہری گناہ کی ضروری معلومات بھی اس میں شامل ہیں۔

(4) ہلاک کرنے والے اعمال (مثلاً: بدگمانی، حسد، تکبُّر وغیرہ) کی ضروری معلومات اور ان سے بچنے کے طریقے۔

(5) نجات دلانے والے اعمال (مثلاً: اخلاص، صبر، شکر وغیرہ) کی ضروری معلومات اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے۔

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

(ابن ماجہ، ۱۴۶/۱، حدیث: ۲۲۴)

اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دینی علم مُرادہے۔ لٰہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقیدوں(belief) کا سیکھنا فرض ہے،اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط ومُفسِدات(یعنی نَماز کس طرح دُرُست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے)پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوَری ہوتوجس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل،جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل،اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے،نکاح کرنا چاہے تو اس کے لیے نکاح کے،تاجر کو تجارت کے،خریدار(buyer) کو خریدنے(buying) کے،نوکری کرنے والے (employee)اورنوکر رکھنے والے (employer)کو اِجارے(ملازم رکھنے کی اصولوں۔rulings (about an employment contract کو سیکھنا لازم ہے،وَعلٰی ھٰذا الْقِیاس(یعنی اوراسی پر سوچتے چلے جائیں کہ کون کون سے مسائل سیکھنا ضروری ہیں ۔یاد رہے کہ)ہر مسلمان عاقِل (جو پاگل وغیرہ نہ ہو) و بالغ مردو عورت پر اُس کی موجودہ حالت (current state)کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین(لازم اور ضروری) ہیں۔اِسی طرح ہر ایک کیلئے حلال و حرام (یعنی یہ کام کرنا جائز ہے اور یہ کام کرنا جائز نہیں ہے، اس طرح)کے ضروری مسائل بھی سیکھنا فرض ہیں۔نیز باطِنی فرائض مَثَلاً عاجِزی(یعنی نرم انداز رکھنا) و اِخلاص اور توکُّل (یعنی اللہ پاک

پر بھروسہ کرنا) وغیرہا اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تکبُّر(کسی کو گھٹیا جاننا)، رِیاکاری (یعنی نیک کام لوگوں کو دکھانے کے لیے کرنا)،حَسَد(یعنی دوسرے کی نعمت چلے جانے کی خواہش (desire) کرنا)،بدگمانی،بغض و کینہ(یعنی مسلمان سے نفرت کرنا)،شُماتَت(یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

(تفصیلی معلومات کیلئے فتاوٰی رضویہ جلد23صفحہ ٦١٣ تا٦٢١پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تحریر دیکھیں)

ظاہری گناہ جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، بدنِگاہی،دھوکا،ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ کا علم سیکھنا ضروری ہے بلکہ تمام صغیرہ وکبیرہ (چھوٹے اور بڑے) گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام (یعنی دینی مسائل) سیکھنا بھی فرض ہیں تاکہ اِن سے بچا جا سکے۔

(نیکی کی دعوت ص١٣٥، ١٣٦، مُلخصاً)

فرض علوم کے لیے مشورۃً چند کتابیں

(1)اسلامی عقائد کے لیے کم ازکم:

(پہلا درجہ)(1)دین کی ضروری باتیں part 01,02,03,04 (فرض

علوم ویب سائٹ) (2)کتاب العقائد(مفتی نعیم الدّین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ)(3) بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سنّت(مکتبۃ المدینہ) کو پڑھیں ۔

(دوسرا درجہ)(4)بہارِ شریعت حصّہ 01 (5)کفریہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب(6) دس عقیدے(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے رسالے)کو پڑھیں۔

(2)ضرورت کے دینی مسائل کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ) (1)دین کے مسائل part 01,02,03 (فرض علوم ویب سائٹ) (2)نماز کے احکام(3)ملازمت کرنے(employee) یا ملازم رکھنے والوں کے لیے "حلال طریقے سے کمانے کے 50 مدنی پھول"

(دوسرا درجہ)(4)دین کے مسائل part 04 (فرض علوم ویب سائٹ) (5) بہارِ شریعت حصّہ 02 تا 08 مکمل، بہارِ شریعت حصّہ 11 سے بیع وشراء(خرید و فروخت(buying and selling) کے ضروری دینی مسائل) ، بہارِ شریعت حصّہ 10سے شرکت (patnership) اور بہارِ شریعت حصّہ 14سے اجارہ(ملازم(employee) رکھنے اور ملازم ہونے کے ضروری دینی مسائل) کو پڑھیں۔

وضاحت: جس کا جس کام سے تعلق (relation) ہے، اُسے اُس کام

کے ضروری دینی مسائل سیکھنے ہیں۔مثلاً کوئی دینی ادارے کے لیے چندہ کرنا چاہے تو اُسے چندے کے مسائل سیکھنا (اس کے لیے کتاب"چندے کے بارے میں سوال جواب" کو پڑھیں)۔

(3) حلال و حرام کے ضروری دینی مسائل اور ظاہری گناہوں کی ضروری معلومات کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ)(1)550مدنی پھول(2)گناہوں کے عذابات (مکمل حصّے)۔

(دوسرا درجہ)(3)سنتیں اور آداب (4)پردے کے بارے میں سوال و جواب(5)عدت و سوگ کے لیے کتاب: "تجہیز و تکفین کا طریقہ "سے (6)بہارِ شریعت حصّہ16(مکمل)، (7)رسالہ: "قسم کے بارے میں سوال جواب"سے قسم کھانے، (8)حصّہ 14 سے عاریت (یعنی عارضی استعمال کے لیے چیزیں لینے)، امانت(ودیعت) و ہبہ (یعنی تحفہ لینے دینے)، (9)حصّہ 11 سے قرض وسود ،(10) حصّہ 19 سے وصیّت، (11)رسالہ: "طلاق کے آسان مسائل" سے طلاق کے ،(12)رسالہ: "مالِ وراثت میں خیانت مت کیجئے" سے تقسیمِ جائیداد وغیرہ کو پڑھیں۔

(4)(5)مہلکات(باطنی بیماریوں) اور منجیّات(نجات دلانے والے

اعمال) کے لیے کم از کم:

(پہلا درجہ):(1)پاکیزہ زندگی part 01,02,03 (فرض علوم ویب سائٹ) (2) باطنی بیماریوں کا علاج(3)نجات دلانے والے اعمال کی معلومات (4)بیٹے کو نصیحت ۔

(دوسرا درجہ):(5)منہاج العابدین (6)غیبت کی تباہ کاریاں(7) کیمیائے سعادت کو پڑھیں ۔

اصلاحِ نیّت کے لیے کتب:

(1)ثواب بڑھانے کے نسخے (2) بہارِنیّت۔

(مزید فرض علوم پر مددگار(helpful) کتابوں پر بنا ہوا تیسرا درجہ):(1)شیخ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ساری کتابیں او ر رسالے(2)تمہید الایمان(3) فرض علوم سیکھ لیجیئے(4)بہارِ شریعت (مکمل)(5)احیاء العلوم (مکمل)(6)فتاوٰی رضویہ (مکمل)(7)جہنّم میں لے جانے والے اعمال(۸)جنّت میں لے جانے والے اعمال۔

نوٹ:(1) ان کتابوں میں موجود سب باتیں "فرض علوم" سے تعلق (relation)نہیں رکھتیں البتہ یہ سب کتابیں فرض علوم کے لیے

مدد گار (helpful)ضرور ہیں۔

(2) یہ ضروری نہیں کہ آپ کی ضرورت کا ہر مسئلہ ان کتابوں میں موجود ہو۔اپنی ضرورت کے دیگر مسائل جاننے کے لیے کتابیں پڑھنے کے ساتھ ساتھ علماءِ کرام، مفتیانِ دین اور دارالافتاء اہلسنّت سے رابطے (contacts) میں رہ کراپنی ضرورت کے دینی مسائل کا علم حاصل کریں۔

چند گزارشات(requests):

(1) یہ کتابیں دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے خریدی(buy) اور www.farzuloom.net سے ڈاون لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

(2) درجہ بندی(پہلا/دوسرا/تیسرا درجہ) آسانی کے لیے ہے،ہر شخص اپنی سہولت کے مطابق پڑھ سکتا ہے لیکن والدین جب بچوں کو پڑھائیں تو انہیں چاہیے کہ پہلے درجے(first level) کی کتابیں اپنی اولاد کو بالغ ہونے سے پہلے، ان کی سمجھ کے مُطابق پڑھا/سمجھا دیں یا کسی طرح بھی پڑھانے/سمجھانے کا انتظام (arrangement) کریں،

(یا www.farzuloom.net پر موجود، age group کے مطابق کتابیں پڑھائیں)اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بارے میں سوال جواب بھی کرتے رہیں۔ بچہ بارہ(12) سال کی عمر میں جبکہ بچی نو(9) سال کی عمر

میں بالغ وبالغہ ہو سکتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ ج ۱۱، ص ۵۶۰، مُلخصاً)

(3) دعوتِ اسلامی کے شعبے فیضان اکیڈمی(آن لائن)کے ذریعے بعض فرض علوم سیکھے جاسکتے ہیں(یاد رہے کہ اس شعبے میں فیس لی جاتی ہے)۔والدین ایک بات یاد رکھیں کہ ہم کسی سنی صحیح العقیدہ (یعنی جس کے اسلامی عقیدے(beliefs) صحیح ہوں، ایسے)قاری یا عالم صاحب کے ذریعے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت (education n training) کا سلسلہ کریں یا عاشقانِ رسول کے کسی بھی ادارے (institution)میں داخل(-admitted) کریں، بچوں کی اخلاقی اور فرائض کی تربیت کا جائزہ (-re view)ضرور لیں، اس کے لیے والدین کو اپنے اندر بھی یہ صلاحیت(-a bility) پیدا کرنی ہوگی۔

(4) نوجوانوں کو چاہیے کہ شادی سے پہلے ہی شریعت و سنّت کے مطابق گھر چلانے اور شادی کے فوری بعد اولاد کی تربیت(childrens upbringing) کے انداز سیکھنے کے لیے تجربہ کار(experienced)، شادی شدہ علماء کرام سے رہنمائی(guidance) حاصل کریں۔

(5) اگر کوئی بالغ ہو گیا اور فرض علوم سے غافل رہا (یعنی سیکھ نہ سکا)تو اللہ پاک سے توبہ کرے اور فوراً فرض علوم حاصل کرنے میں

مصروف(busy) ہو جائے اور ابتداءً (یعنی شروع میں)پہلے درجے(first level) کی کتابیں پڑھ / سمجھ لے اور علماءِ کرام، مفتیانِ دین اور دارالافتاء اہلسنّت سے رابطے میں رہ کراپنی ضرورت کے بقیہ(rest) دینی مسائل فوراً سیکھ لے۔

(6) اپنی کیفیت(condition) کے مطابق اپنا شیڈول(schedule) اس طرح بنائیں کہ اس میں فرض علوم حاصل کرنے، قرآن پاک صحیح طرح پڑھنا سیکھنے،اس کی تلاوت کرنے، درود شریف پڑھنے اور خصوصاً اولاد کی تربیت(childrens upbringing) کرنے کا وقت ہو۔ اب اگر آپ کتابیں پڑھ کر فرض علوم حاصل کرسکتے ہیں تو کتابیں پڑھیں اور اگر اس کی صلاحیت (ability) نہیں تو استاد صاحب سے پڑھیں(on line سے بھی پڑھا جاسکتا ہے)۔ اپنے دن بھر کے اوقات(times)، اپنی صحت(health)، کاروبار، گھر بار کو دیکھ کر فرض علوم کی کتابوں کو پڑھنے کا وقت طے(fixed) کریں۔ مثلاً نماز فجر کے بعد(اپنے معمولات (routines)سے فارغ ہو کر) طبیعت اتنی fresh ہوتی ہے کہ ایک یا آدھا گھنٹہ پڑھ سکتے ہیں تو اس کی ترکیب بنائیں یا یہ کہ اپنا کاروبار ہے ظہر کی نماز کے بعد آسانی رہتی ہے تو اس کی ترکیب کریں اور اس وقت میں" فرض علوم" کی کتابوں کو پڑھیں۔شام میں یا رات سونے سے پہلے بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، کچھ پڑھنے پڑھانے کا ماحول بھی ہو

اور کچھ باتیں بھی ہوں۔ اپنی اولاد کو ایک جملہ کہنا نہ بھولیں:"بیٹا ! آپ کو مجھ سے کوئی کام؟"(اِنْ شَـاءَ الله!)اس کا فائدہ آپ خود دیکھیں گے۔ مغرب کے بعد بھی آدھا گھنٹہ نکل سکتا ہو تو اس وقت میں امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتابوں کو پڑھیں ۔رات مدرسۃ المدینہ بالغان اور اگر قریب میں نہ ہو تو on line قرآن پاک پڑھیں ۔

نوٹ: اگر قضاء نمازیں پڑھنا باقی ہیں تو اُسے بھی اپنے جدول(sched-ule) کا حصّہ بنائیں کہ ان کا جلد سے جلد پڑھنا ضروری ہے۔مگر بیوی بچّوں کی ضَرورتیں پوری کرنے کی وجہ سے تاخیر(delay کرنا) جائز ہے ۔لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور جو وَقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے۔یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔

(دُرِّ مُختار ج۲ص۶۴۶)

اسی طرح قضاء روزے(خصوصاً اسلامی بہنیں)جلد سے جلد مکمل کریں حکم یہ ہے کہ آئندہ (next)رَمَضانُ الْمُبارَک کے آنے سے پہلے پہلے قَضاء رکھ لیں۔حدیثِ پاک میں فرمایا:جس پر پچھلے(previous) رَمَضانُ الْمُبارَک کے روزوں کی قَضاء باقی ہے اور وہ نہ رکھے ، اُس کے اِس رَمَضانُ الْمبارک کے روزے قَبول(accept) نہ ہوں گے۔

(مجمع الزوائد ج٣ص٤١٥،ملخصاً)

(7) خود کتابیں پڑھنے اور بچوں کو پڑھانے کے اہداف(targets) طے (fixed) کریں۔ مہینے میں 22 دن پڑھنے کے رکھیں۔ ہر ہفتے ایک دن ناغہ(gape)اور ایک دن ضرورت(emergency) کے لیے رکھیں تاکہ یہ پڑھنا، پڑھانا والدین کے کام کرنے، گھر والوں اور بچوں کی ضرورتیں پوری کرنے میں مشکل نہ بنے۔ جو وقت اور کتاب آپ نے طے کی ہے، ایک دن پڑھ کر کے اس کے صفحات شمار(Pages count)کریں اور اس کے مطابق مہینے بھر کے صفحات(pages) طے کریں اور اس ہدف (tar-get) کا ہر ماہ جائزہ(review) لیں(ان شاء اللہ)اس کے فائدے آپ خود دیکھیں گے۔

(8) جب سب درجے ہو جائیں تو ان کی دہرائی(repetition) کے ساتھ ساتھ فرض علوم کے ماہر (expert) علما سے مزید کتابیں پڑھنے کا مشورہ کریں۔

اس کے ساتھ اور کیا سیکھنا ضروری ہے؟

یاد رہے کہ فرض علم کے ساتھ ساتھ(1) تجوید کے ساتھ (یعنی درست طریقے سے)قرآنِ پاک آنا (2) اذکارِ نماز(یعنی نماز میں تلاوت

کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے) کا درست ہونا (3) جو قرآن حفظ (یعنی زبانی یاد) ہے، اس کا حفظ باقی رکھنا (4)واجب علوم اور دیگر ضروری علوم کو سیکھنا بھی ضروری ہے ۔

(1) اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: قرآنِ پاک اتنا درست آنا فرض اور لازم ہے کہ جس سے حُرُوف کو دُرُست جگہ سے (کہ جہاں سے حرف کو پڑھنا ہوتا ہے، مثلاً "ح" حلق کے بیچ سے) پڑھ کر سکے اور غَلَط پڑھنے سے بچ سکے۔

(فتاوٰی رضویہ،٦/ ٣٤٣، مُلخصاً)

(2) کسی سے اگر کوئی قرآنی حرف غلط ادا ہوتا ہے تو اسے سیکھنے اور صحیح طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا واجب ہے بلکہ کئی علماء کرام نے صحیح طرح پڑھنے کی کوشش کی کوئی حدّ(limit)نہیں رکھی اور حکم دیا کہ زندگی بھر، دن رات کوشش کرتا رہے اور اِس کوشش کو اس وقت تک جاری رکھے جب تک قرآنِ پاک درست پڑھنا سیکھ نہ جائے ۔

(فتاوٰی رضویہ،٦/ ٢٦٢، مُلخصاً)

(3) قراءت یا جو کچھ قرآنِ پاک کے علاوہ نماز میں پڑھا جاتا ہے، میں ایسی غلطی کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے کہ جس غلطی سے لفظ کے معنٰی فاسد ہو جائیں (یعنی بگڑ جائیں) ۔

(دُرِّ مُختار مع ردالمحتار،۲/۴۷۳)

علماء فرماتے ہیں کہ:

جس نے "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" میں"عَظِیْم" کو "عَزِیْم (ظ کے بجائے ز)" پڑھ دیا نماز ٹوٹ جائے گی لہٰذا جو"عَظِیْم" صحیح نہ پڑھ سکتاہو وہ "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم" پڑھے۔

(قانونِ شریعت،ص۱۸۶)

(4) فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ پاک سے کوڑھی(leprosy) ہو کر ملے گا۔

(ابو داؤد، ۲/ ۱۰۷، حدیث:۱۴۷۴)

علماء فرماتے ہیں: قرآن پڑھ کر بھلا دینا گناہ ہے۔

(بہار شریعت، ۱/۵۵۲)

جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلادے گا قیامت کے دن اندھا اُٹھایا جائے گا۔

(پ۱۶،طٰہٰ:۱۲۴، ماخوذاً)

اعلیٰ حضرت امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں :اس سے زیادہ نادان (simpleton)کون ہے جسے اللّٰہ پاک نے قرآنِ پاک یاد کرنے کی نعمت دی اور وہ اس نعمت کواپنے ہاتھ سے کھودے ۔اگر اس نعمت کی اہمیّت(importance)جانتا اور اس پر جس ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے، اس کی طرف توجُّہ ہوتی تو اِسے دل و جان سے زِیادہ پیارا رکھتا۔مزید فرماتے ہیں : جہاں تک ہو سکے اِس کے پڑھانے ، یاد کرانے اور یاد رکھنے میں کوشش کرے تا کہ وہ ثواب اسے ملے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور قیامت کے دن اندھا اور کوڑھی (leprosy)ہو کر اُٹھنے سے بچے۔

(فتاوٰی رضویہ،۲۳ / ۶۴۷،۶۴۵مُلخصاً)

(5) فرض عین کاعلم حاصل کرنافرض عین (اور لازم ہے)، فرض کفایہ کافرض کفایہ(یعنی کچھ لوگوں کو یہ علم آنا ضروری ہے ورنہ سب گناہ گار ہونگے)، واجب کاواجب(اور لازم ہے)، مستحب کا مستحب (اور ثواب کا کام)ہے۔

(فتاوٰی رضویہ جلد۲۳، ص ۶۸۷)

ہمارے دیے گئے نصاب(syllabus) کو درجوں(levels) کے مطابق پڑھنے سے ان شاء اللہ ! واجب علوم بھی حاصل ہونگے اور سنّت مؤکدّہ کی معلومات بھی۔ سنّت مؤکدّہ پر عمل اور اس کی معلومات کی بھی بہت اہمیّت(importance) ہے۔ سنّت مؤکدّہ وہ سنّت ہے کہ اگر ایک آدھ مرتبہ (یعنی کبھی)چھوڑی تو بُرا کیا اور اگر سنّت مؤکدّہ چھوڑنے کی عادت بنالی تو گناہ گار ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج ۱، ص۵۹۵ ،مُلخصاً)

مشورۃً چند باتیں:(1) اوپر دیے گئے نکات(points) پر عمل کرنے کے لیے بچوں اور بچیوں کو مدرسۃ المدینہ میں داخل (admit-ted)کریں اور وقتاً فوقتاً(time to time) ان کی پڑھائی کا جائزہ (re-view)بھی لیں۔

(2) اسلامی بھائی مدرسۃ المدینۃ بالغان اور اسلامی بہنیں مدرسۃ المدینۃ بالغات میں شرکت کریں۔

(3) مدرسۃ المدینۃ بالغان و بالغات قریب میں نہ ہوں تو آن لائن قرآنِ پاک پڑھیں ۔

(4) قرآنِ پاک پڑھنے کی درستی(یعنی صحیح پڑھنے) کا معاملہ(case) ہو یا نماز درست کرنے کا مرحلہ (step) اپنے رشتہ دار بالخصوص(espe-

(cially) والدین، اپنے بھائی، بہن اور ان کے بچوں نیز آپ کے متعلقین(related) مثلاً پڑوسی و ملازمین (employees)وغیرہ الغرض اپنے جاننے والوں کو نہ بھولیں۔ ہر تقریب(ceremony)، ہر دعوت، ہر جگہ اپنے جاننے والوں کی آخرت کی خیر خواہی (goodwill) نہ بھولیں (اگر برادری کے بڑے ہوں یا والدین ہوں تو بہت عاجزی اور نرمی کے ساتھ عرض کر کے) قرآنِ پاک درست پڑھنے یا فرض علوم حاصل کرنے یا نمازوں کا اہتمام(arrange) کرنے یا اپنی اولاد کو اس میں مصروف(busy) کرنے کے لیے مُفید(useful) مشورے بھی دیں(اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے تحت مدنی قاعدہ و ناظرہ (یعنی دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنے کے) کورس اور نماز کورس بھی ہوتا ہے اسی طرح آن لائن قرآنِ پاک پڑھنے کی درستی اور نماز سکھانے کا سلسلہ بھی ہوتا ہے، تاہم ہر کورس سے مکمل فرض علم آجائے یا قرآنِ پاک پڑھنا درست ہو ہی جائے یہ ضروری نہیں)۔

(5)قرآنِ پاک روز پڑھنے کا معمول (routine)بناکر سالانہ کم از کم ایک(1) مرتبہ ختم قرآنِ پاک کریں۔

(6) ہوسکے تو اس مرتبہ ختم قرآن اس طرح کریں کہ ساتھ نوٹ بُک ہو، اس میں ہر اُس آیت کا نمبر سورت کا نام اور پارہ نمبر وغیرہ نوٹ کرلیں جو آپ کو یاد ہیں، پھر اسے کسی جگہ جمع کر لیں(المدینہ لائبریری

کے ذریعے سرچ (search) کر کے کسی فائل میں جمع کرنا زیادہ مُشکل نہ ہوگا) پھر ہو سکے تو ہر ہفتے یا دس (10)دن یا پندرہ(15) دن یا مہینے میں اسے لازمی دہرائیں(must repeat it)۔

(7)ہر سال ورنہ زندگی میں کم ازکم ایک مرتبہ کسی سُنی عالم کو نماز وغیرہ کا عملی طریقہ چیک کروائیں اور کسی صحیح قاری کو نماز وغیرہ سنائیں۔

اولاد کو کب کیا سکھائیں

جہاں تک اولاد کو سکھانے کی بات ہے تو قراٰنِ پاک سکھائے، سات (7)سال کی عمر میں نماز کا حکم دینے کے ساتھ ہی نماز اور طہارت (وضو وغیرہ)کے ضَروری مسائل بھی سکھائے کہ سات (7)سے نو(9) سال کی عمر بچوں کی تَربیت (childrens upbringing)کے لیے بالخُصُوص (especially) بچیوں کے لیے بہت اَہم ہے کہ بچیاں اس کے بعد کبھی بھی بالغہ ہو سکتی ہے۔ ان عُلُوم کے سکھانے کے ساتھ ساتھ شرعی تقاضوں (requirements)کے مطابق دنیوی تعلیم بھی دی جاسکتی ہے۔ والدین پر اولاد کے جن حقوق (rights) کا تعلق سیکھنے سیکھانے سے، ان کے بارے میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح بیان فرمائے ہیں : زبان کھلتے ہی ”اللہ“، ”اللہ“ پھر

"لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ" پھر پورا کلمۂ طیبہ سکھائے جب تمیز آئے(یعنی بچہ کچھ بڑا ہو جائے تو) اَدب (یعنی دوسروں کا احترام(respect) اور کام کرنے کے طریقے) سکھائے، کھانے، پینے، ہنسنے، بولنے، اُٹھنے، بیٹھنے، چلنے، پھرنے، حیا(modesty) کرنے، دوسروں کا لحاظ اور خیال رکھنے، بزرگوں کی تعظیم(respect) کرنے، ماں باپ، استاذ وغیرہ کا ادب(respect) کرنے کی تعلیم(teaching) دے بیٹی کوشوہر کی اِطاعت (obedi-ence)کے طریقے بھی بتائے قرآنِ مجید پڑھائے استاذ نیک، پرہیز گار، دیندار، صحیح العقیدہ(یعنی جس کے اسلامی عقیدے(beliefs) صحیح ہوں) اور بڑی عمر والے سے دین کی تعلیم دلوائے بیٹی کو پرہیز گار عورت سے پڑھوائے بعد ختمِ قرآن ہمیشہ تلاوت کی تاکید رکھے(یعنی بار بار تلاوت کرنے کا بولتا رہے) عقائدِ اسلام(Islamic beliefs) و سنّت سکھائے کہ چھوٹے بچے دینِ فطرت(religion of nature)"اسلام" پر پیدا کیے جاتے ہیں یہ حق کو قبول کرنے کی صلاحیت(ability) بھی رکھتے ہیں لہٰذا اس وقت کا بتایا پتھر کی لکیر ہو گا(یعنی ابھی سیکھایا جائے تو ہو سکتا ہے کہ یہ زندگی بھر اسلامی عقیدے (Islamic beliefs) پر ہی رہیں) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت و تعظیم (respect)ان کے دل میں ڈالے کہ اصلِ ایمان وعینِ ایمان ہے(یعنی یہی وہ محبّت ہے کہ جس کی وجہ سے بندہ مسلمان رہتا ہے) حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کے آل و اَصحاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ و اولیاء و علما کی محبت و عظمت(respect) سکھائے کہ اصلِ سنّت و زیورِ ایمان بلکہ باعثِ بقائے ایمان ہے(یعنی یہ محبت ایمان کی حفاظت(safety) کا ذریعہ ہے) سات سال کی عمر سے بار بار نماز کا بولنا شروع کر دے علمِ دِین خُصوصاً وُضو، غسل، نماز و روزہ کے مَسائل توکُّل(یعنی اللہ پاک پر بھروسہ)، قناعت(یعنی جو مل جائے ، اُس پر خوش رہنا)، زُہد(یعنی دنیا سے دور رہنا)، اِخلاص(یعنی نیک عمل اللہ پاک کو خوش کرنے ہی کے لیے کرنا)، تواضع(یعنی عاجزی، نرم انداز ہونا)، اَمانت، صِدق(یعنی سچائی)، عدل(یعنی انصاف)،حیا(-modesty)،سلامتِ صُدُور (یعنی دل کا صاف ہونا)و لسان (یعنی زبان کو برائیوں سے بچانا)وغیرہا خوبیوں (یعنی اچھائیوں) کے فضائل ،حرص و طمع(یعنی لالچ) ، حُبِّ دُنیا(یعنی دنیا کی محبّت)، حُبِّ جاہ(یعنی مقام و مرتبے(status) کی محبّت)، رِیا(یعنی نیک عمل لوگوں کے لیے کرنا)، عُجُب(یعنی خود پسندی۔selfishness)، تکبُّر(یعنی دوسروں کو گھٹیا اور کم جاننا)، خِیانت(یعنی امانت پوری نہ کرنا)، کِذب(یعنی جھوٹ) ، ظُلم، فحش (یعنی بے حیائی)، غیبت(یعنی کسی کی پیچھے سے بُرائی)، حسد(یعنی کسی کی نعمت چلے جانے کی خواہش(desire)، کینہ (یعنی دل کی دشمنی)وغیرہا بُرائیوں کے رَذائل(یعنی بُری صفات) پڑھائے بیٹے کے حقوق (rights)سے یہ ہے کہ اسے لکھنا سکھائے۔ سورۂ مائدہ

کی تعلیم دے۔ اِعلان کے ساتھ اس کاختنہ کرے خاص بیٹی کے حقوق (rights)سے یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے پر ناخوشی نہ کرے بلکہ اللہ پاک کی نعمت جانے، اسے سینا،پرونا، کاتنا (یعنی گھر کے کام وغیرہ) ،کھانا پکانا سکھائے اورسورۂ نور کی تعلیم دے۔

(فتاویٰ رضویہ،۲۴/۴۵۵ملخصا)

چند اہم مشورے :(1)تین(3) سال کی عمر تک بچے کے سامنے ، سکھانے کی نیّت سے" اللہ "،"اللہ "کہیں تاکہ اُس کے منہ سے پہلا لفظ "اللہ " ادا ہو اور جب کچھ لفظ بولنے لگے تو لفظ " اللہ " بولنے کا عادی ہو جائے۔

(2) تین(3) سے چار(4)سال کی عمر میں پورا کلمہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللہ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) سکھائیں۔

(3) چار(4) سال کی عمر سے " مدنی قاعدہ"کی ترکیب فرمائیں۔ بعض بزرگوں کا معمول رہا (routine) ہے کہ وہ بچوں کی "رسمِ بِسْمِ اللہ"(یعنی بِسْمِ اللہ شریف پڑھانے کی تقریب۔ceremony)4 سال،4 ماہ اور4 دن کی عمر میں کرتے ہیں۔

(5) چار(4) سال کی عمر سے بچوں کو کھانے، پینے کے آداب (مثلاً ہاتھ دھو کر کھانا، بیٹھ کر کھانا، سر ڈھک کے کھانا وغیرہ)، چلنے پھرنے

کے، بات چیت کے، کپڑے صحیح طرح پہننے کے، حیاء (modesty) کے آداب سیکھانا شروع کر دے۔ یہ عمر ابتدائی ادب سیکھانے (early education) کے لیے اہم ترین ہے۔

(6) 5 سال کی عمر سے بچوں کو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دیگر انبیاءِ کرام(عَلَیْہِمُ السَّلَام)کے قصّے، صحابہ کرام و اہلِ بیتِ اطہار(رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) کے واقعات،اولیاء کرام(رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ) کی حکایات (stories)سنانا اور دینی کلام اور نعتوں کے چند اشعار(poems) یاد کروانا شروع کردیں، ہو سکے تو گھر پر وقتاً فوقتاً(time to time) بزرگوں کی نیاز، فاتحہ (یعنی ایصالِ ثواب) کا بھی سلسلہ ہو اس سے یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ بچپن (childhood) سے ہی ان بچوں کے دلوں میں بزرگوں کی محبّت پیدا ہو جائے گی اور بچپن کی محبّت ممکن (possible) ہے مرتے دم تک باقی رہے۔

(حکایات اور واقعات سنانے کے لیے بھی www.farzuloom.net مُفید ہے)۔

(7) پانچ(5) سے سات(7)سال کی عمر تک محبّت اوراپنائیت کے ساتھ علماءِ کرام، قاری صاحب، امام صاحب، استاد صاحب اور بڑوں کا ادب سیکھائیں۔ اس کا یہ فائدہ ہو گا کہ اولاد والدین کا بھی ادب کرے گی اور شادی کے بعد بچی اپنے شوہر کا احترام (respect)کرے گی۔

(8) اسلامی تاریخ کے مطابق جس دن بچہ سات(7)سال کا ہو، ممکن ہو تو اس دن گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی(restrictions) کے ساتھ) کوئی تقریب (ceremony)رکھ کر ، زندہ ہو توباپ ورنہ سرپرست(guardian) اسے نماز کا حکم دے تاکہ نماز کی اہمیّت(im-portance)اس کے بلکہ خاندان بھر کے بچوں کے دل و دماغ میں بیٹھ جائے۔ اس عمر سے بچوں کی نماز کی کاپی بنالیں ،ہو سکے تو روزانہ (daily) اس سے نماز پڑھنے کی کارکردگی خود لیں اور کاپی میں ٹک لگائیں، اِنْ شَآءَ اللہ !یہ عمل بچوں کو نمازی بنانے کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب ”فیضانِ نماز“ صفحہ54 پر کچھ اس طرح فرماتے ہیں:جب بچّے سات(7) سال کے ہوجائیں تواُن سے پانچوں وَقت کی نماز ادا کروائیے تاکہ نماز کی عادت پکی ہو۔ ان کو صبح سویرے اُٹھنے اور وضو کر کے نماز پڑھنے کی عادت ڈلوایئے، مگر سردیوں میں وضو کے لئے گرم پانی دیجئے تاکہ وہ ٹھنڈے پانی سے پریشان ہو کر وضو اور نماز سے ہی دور نہ ہوجائے ۔ والد صاحب کو چاہیے کہ بیٹا جب سات (7) سال کا ہو جائے تو اُسے اپنے ساتھ مسجِد میں لے جائیں لیکن پہلے اُسے مسجد کے آداب بتائے کہ مسجد میں شور نہیں مچانا، اِدھر اُدھر نہیں بھاگنا، نمازیوں کے آگے سے نہیں گزرنا وغیرہ ۔جماعت سے نماز میں اُسے مردوں کی آخری صف کے بعد دوسرے بچوں کے ساتھ کھڑا کریں

۔ اس طرح کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ بچّے کا مسجد کے ساتھ روحانی رشتہ (spiritual relationship)بن جائے گا۔

بچوں کو بھی اے بھائیو! پڑھوایئے نماز
خود سیکھ کرکے ان کو بھی سکھلایئے نماز

(9) سات(7) سال کی عمر سے اس کا"اللہ پاک "کے تعلق سے یہ ذہن بنانا بھی شروع کریں: اللہ پاک قریب ہے، وہ سب جانتا ہے، ہر آواز سنتا ہے، ہر چیز دیکھتا ہے، وہ جو چاہے کرے، ہماری طرح اس کے ہاتھ پاؤں نہیں ہیں۔ ہماری عقل چھوٹی ہے اور اللہ پاک کی شان بہت بہت بہت بڑی ہے۔

(10)ہمارے ہاں عام طور پر "روزہ کُشائی" کی رسم کی جاتی ہے۔پہلی بات طاقت ہو تو بچوں کوسات (7) سال کی عمر سے روزہ رکھوانے کا حکم ہے البتہ اگر بچے میں روزہ رکھنے کی طاقت اور روزے کو سمجھنے کی صلاحیت(ability) سات(7) سال کی عمر سے پہلے ہی ہو تو اسے پہلے ہی روزے رکھوائے جائیں۔دوسری بات روزہ رکھنے کے بعد اگر اسے بھوک و پیاس زیادہ لگے تو کھانا دینا لازم ہے اور اس روزے کی قضاء بھی نہیں۔"روزہ کُشائی" والے دن بھی اگر بچے کوسخت بھوک یا پیاس ہوئی تو

کھانا پانی دینا ہوگا لھذا اس رسم کی جگہ یوں کیا جائے کہ سات(7) سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد جو پہلا رمضان آئے،اس کے پہلے روزے میں گھر والے جمع ہو کر بچے کو سحری کروائی جائے اور گھر والے اس کے لیے دعا بھی کریں اور اس کی حوصلہ افزائی (encouragement) بھی کی جائے۔

(11) سات(7) سے نو(9)سال کی عمرشرعی مسائل اور دینی تربیت کے لیے سب سے اہم ترین وقت (most important time) ہے۔ نماز کا حکم دینے کے بعد اب نرمی سے نماز کی طرف لائیں، ہوسکے تو الارم(alarm) وغیرہ کے ذریعے خود اُٹھنے کا عادی بنائیں، نماز کے اوقات(-pray er times) دیکھنا سیکھائیں اور نقشۂ نماز(namaz calendar) اسے دلوائیں، ساتھ ساتھ نماز، سورۂ فاتحہ و دیگر سورتیں اوراذکارِ نماز(جو کچھ نماز میں تلاوت کے علاوہ پڑھا جاتا ہے) بھی درجہ بہ درجہ(step by step) سیکھائیں۔سب سے پہلے لفظ "اَللّٰہُ اَکْبَر"، "سورة الفاتحہ"، کوئی ایک سورت، "اَلتَّحِیَّات" اور سلام سیکھائیں اور اس کی اچھی طرح مشق(practice) کروائیں۔ نیز اس عمر سے بچیوں کو پردے کا ذہن دینا شروع کریں۔ مردوں، لڑکوں، پڑوسیوں،cousins وغیرہ سے الگ کرنا شروع کر دیں۔اسی طرح اب مردوں سے قرآن پاک اور دیگر تعلیم نہ دلوائیں کہ نو(9) سال کی عمر کے بعد بچی بالغہ ہو سکتی ہے۔

(12) بچّےاور بچّیوں کو شروع سے ہی الگ رکھا جائے۔ بچّیوں کو

شروع سے ہی دوپٹے اور اسکارف(Scarf) وغیرہ کی عادت ڈالی جائے ۔ سات (7)سال کی عمر سے ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔بچی جب پندرہ(15) سال کی ہو گئی تو سب غیر محرموں (یعنی جن سے نکاح ہو سکتا ہو) سے پردہ واجب ہوگیا۔اور نو (9)سے پندرہ (15)کے درمیان اگر بالغہ ہوگئی تو(بھی پردہ) واجب ، اور بالغہ نہ ہوئی تو (یعنی نو (9) سال کی عمر کے بعد نابالغہ کوپردہ کروانا)مُستحب(اورثواب کا کام) ہے(کہ غیر محرم رشتہ داروں مثلاً خالہ زاد ، ماموں زاد،پھُوپھی زاد، چچَا زاد، تایازاد(-cous in)، خالو، پھوپھا(uncle)، بہنوئی (brother in law)بلکہ اپنے نامحرم پیرو مرشِد اور پڑوسیوں سے بھی پردہ کروائیں)مگربارہ(12)،تیرا(13)سال کی عمرکے بعد(پردے کی) سخت تاکید (emphasis) ہے کہ بارہ (12)سال کی عمر کی لڑکی کے بالِغہ ہوجانے کا وقت قریب ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج۲۳ ص ۶۳۹ بالتغیر)

(13) بیٹی کی عمر جب نو(9) سال ہو جائے تو باپ، اُسے اپنے پاس نہ سلائے اور نہ بھائی وغیرہ کے ساتھ سونے دے ۔

(فتاوی رضویہ جلد۲۴، صفحہ ۴۵۴ مُلخصاً)

(14) جب لڑکے کی عمر دس (10)سال کی ہوجائے تو اس کو الگ

سُلانا چاہیے بلکہ اس عُمر کا لڑکا اتنے بڑے(یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مَردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے۔

(دُرِّمُختار، رَدُّالُمحتار ج ۹ ص۶۲۹ماخوذاً)

لڑکوں کو مُمانی، چچی، تائی، بھابھی وغیرہ سے بھی الگ رکھا جائے اور پردہ کروایا جائے۔

(15)اسی عمر میں آہستہ آہستہ بچے کی عقل کے مُطابق اسلامی عقیدے (Islamic beliefs) بتائے جائیں۔وضو و نماز کی عملی مشق(practical practice) کروائی جائے، غسل و تیَمُّم کرنے ، روزہ رکھنے اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ بتایا جائے(مثلاً کہا جائے کہ اگر کپڑے پر خون لگ گیا تو یوں پاک ہوگا وغیرہ)۔

(16)اب اس کے اخلاق اچھے کرنے کے لیے مہلکات(یعنی ہلاکت میں ڈالنے والے کام) مثلاً حرص وطمع(یعنی لالچ) ، حُبِّ دُنیا(یعنی دنیا کی محبّت)، حُبِّ جاہ(یعنی مقام و مرتبے(status) کی محبّت)، رِیا(یعنی نیک عمل لوگوں کے لیے کرنا)، عُجُب(یعنی خود پسندی۔-selfishness)، تکبُّر(یعنی دوسروں کو گھٹیا اور کم جاننا)، خِیانت(یعنی امانت پوری نہ کرنا)، کِذب(یعنی جھوٹ)، ظُلم، فحش(یعنی بے حیائی)، غیبت(یعنی کسی کی پیچھے سے بُرائی)، حسد(یعنی کسی کی نعمت چلے جانے

کی خواہش(desire)، کینہ (یعنی دل کی دشمنی) وغیرہ کی خرابیاں بیان کرے، ہو سکے تو ایسی کہانیاں سنائے کہ ان چیزوں کی نفرت پیدا ہو اسی طرح منجیات(یعنی نجات دلانے والی باتوں) مثلاً توکُّل(یعنی اللہ پاک پر بھروسہ)، قناعت(یعنی جو مل جائے ، اُس پر خوش رہنا)، زُہد(یعنی دنیا سے دور رہنا)، اِخلاص(یعنی نیک عمل اللہ پاک کو خوش کرنے ہی کے لیے کرنا)، تواضع(یعنی عاجزی، نرم انداز ہونا)، اَمانت، صِدق(یعنی سچائی)، عدل(یعنی انصاف)،حیا(modesty)، سلامتِ صُدُور (یعنی دل کا صاف ہونا)و لسان (یعنی زبان کو برائیوں سے بچانا)وغیرہ کی خوبیاں بیان کرے،ہو سکے تو ایسے واقعات سنائے کہ ان چیزوں کی محبّت پیدا ہو۔

(ایسی کہانیوں کے لیے بھی www.farzuloom.net فائدہ مندہے)

(17)اب پہلے درجے(first level) کی کتابیں شروع کر دیں تاکہ بالغ ہونے سے پہلے یہ بچے فرض علوم جاننے والے ہوں۔بچوں کی اس تربیت(childrens upbringing) کی اہمیّت(importance) کو اس بات سے سمجھیں کہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں : نابالغ نے وقت میں نماز پڑھی تھی اور اب آخر وقت میں بالغ ہوا، تو اس پر فرض ہے کہ اب پھر(یعنی وہ فرض نماز دوبارہ) پڑھے ۔

(بہار شریعت،۴۴۴/۱،مسئلہ ۵)

کہ جو نماز پہلے پڑھی تھی وہ نفل تھی اور اب بالغ ہونے کے بعد اس وقت کی نماز فرض ہوگئی۔

(18)جب بچّہ بارہ(12) سال کا ہو تو باپ اور بچّی نو سال کی ہو تو ماں اسے خصوصی مسائل خود سیکھائے، ہر گز ہر گز کسی اور کو سکھانے کا نہ کہے،اسی طرح جسم میں ہونی والی تبدیلیوں اور صاف صفائی کو بھی سمجھائیں۔

(19) پہلے درجے(first level) کے بعد بیٹا ہو تو سورۃُ المائدہ اور بیٹی ہو تو سورۃ النّور کا ترجمہ (تفسیر کے ساتھ) پڑھائے یا اس سے ختم کروائے اور ہو سکے تو اس کے اختتام پر گھر میں (پردے اور شرعی احکام کی پابندی (restrictions)کے ساتھ) تقریب (ceremony)رکھے تاکہ ان سورتوں کی تعلیم کی رسم پڑ جائے۔

(20)انسان عموماً اپنی زندگی کا سب سے بڑا حصّہ(biggest part of life) اپنے بچوں کی امّی کے ساتھ گذارتا ہے،بچوں کی تربیت (-chil drens upbringing)کی مہم(campaign) میں بچوں کی ماں کو اپنا مُعاون (helpful)بنانا ضروری ہے۔ اسے علم و عمل ، نیکی و پرہیز گاری میں اپنا رفیقِ سفر(life partner) بنانے کے ساتھ ساتھ ،نیکی کی دعوت اور اولاد کی تربیت (childrens upbringing)کے لیے دعوتِ اسلامی کے ماحول اور دینی کاموں سے عملی طور پر (practically)وابستہ کریں

تاکہ تربیتِ اولاد کے اس فریضے(duties) کو سرانجام دینا(perform کرنا) آسان ہو جائے۔ اس کا بہترین وقت شادی کے فوراً بعد کا ہے کہ گرم لوہے کو موڑنا آسان ہوتا ہے۔یاد رہے! مرد پر عورت کے جو حقوق (rights)ہیں، ان میں یہ بھی ہے کہ نیک باتوں ،حیاء (modesty)اور پردے کی تعلیم دے۔

(فتوی رضویہ جلد۲۴، ص۳۷۲ ماخوذاً)

(21) بچے کے بالغ ہونے کے بعد بھی قرآنِ پاک پڑھتے رہنے اور فرض علوم کی کتابیں پڑھتے رہنے کی طرف توجّہ(attention) دلاتے رہیں۔ اُسے ہمارا دیا ہوا دوسرا (2nd)اور تیسرا (3rd)درجہ پڑھنے کی بھی تلقین (advice)کریں اور محبت بھرے انداز میں پوچھ گچھ بھی جاری رکھیں اور کارکردگی بھی لیتے رہیں۔

(22)بچوں کی تربیت (childrens upbringing)کے حوالے سے مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 24 ”بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟“ اور فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط38 ”چھٹیاں کیسے گزاریں“ کو پڑھ لیجیے ۔

نوٹ: بچوں کی اسلامی تربیت کے لیے دارالمدینہ، مدرسۃ المدینہ، جامعۃ المدینہ وغیرہ کا نصاب(syllabus) فائدہ مند ہو سکتا ہے ۔

فیضان اکیڈمی آن لائن لنک: https://www.quranteacher.net/
مدرسۃ المدینہ لنک: https://www.madrasatulmadina.net/
دار المدینہ لنک: https://www.darulmadinah.net/
مختلف دینی کرسز لنک: https://www.madanicourses.com/
فرض علوم سیکھنے کے لئے: www.farzuloom.net

عملی زندگی (practical life) سے پہلے والدین، اولاد کی یہ تربیت کریں: اگر آپ اپنے بچّوں کو کاروبار (business) میں اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہیں یا آپ کا کوئی خاندانی پیشہ (family profession) ہے اور آپ کے خاندان کے بچّے وہی کام کرتے ہیں تو لازمی بات ہے کہ بچّہ پیدا ہوتے ہی کام کاج شروع نہیں کر دیتا۔ بچّوں کو کاروبار پر لگانے سے پہلے،

(1) قرآنِ مجید اور نماز پڑھنا سکھائیں۔

(2) درست اسلامی عقیدے (beliefs) سکھائیں۔

(3) ضرورت کے شرعی مسائل سکھائیں (ان سب کی اوپر تفصیل بیان ہو چکی ہے، کم از کم پہلے درجے (first level) کی کتابیں کسی سنی عالم سے پڑھوائیں اور اگر خود صلاحیت (ability) ہو تو خود سکھائیں)۔

(4) پھر چاہیں تو کاروبار یا نوکری کروائیں مگر بچّہ سمجھ دار (sensible)

ہو تواُسے علم دین سیکھنے سیکھانے کے کام میں مصروف (busy) رہنے دیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ سب سے ذہین(intelligent) بچّے کو علمِ دین پڑھایا جائے کہ اللہ پاک کی راہ میں اپنی سب سے اچھی چیز پیش کرنی چاہیے لیکن ہر گھر میں کم از کم ایک عالِم ضرور ہونا چاہیے، جیسا کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی اسکی ترغیب(motivation) دلاتے ہیں۔

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: سب سے پہلے بچوں کو قراٰنِ مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت(یعنی وضو وغیرہ) اور بیع و اِجارہ (یعنی خرید و فروخت اور ملازم (employee) رکھنے یا ملازم بننے) و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روز مرہ (day-to-day) ضرورت پڑتی ہے اور علم نہ ہونے کی وجہ سے دین اور شریعت کے خلاف کام ہو جاتے ہیں، اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچے کو علمِ دین میں دلچسپی رکھتا ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر حیثیت نہ ہو تو دُرست عقیدے(beliefs) اور ضروری مسائل سکھانے کے بعد جس جائز کام میں لگانا چاہیں، لگا سکتے ہیں۔

(بہارِ شریعت ج۲ص ۲۵۶ ، مُلخصاً)

لڑکی کو بھی اسلامی عقیدے (Islamic beliefs)اورضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر گھر کے کام کاج کو اچھے انداز سے سیکھانے کی کوشش کریں کہ اچھے انداز سے کام کرنے والی عورت جس انداز سے زندَگی گزار سکتی ہے دوسری عورت اس طرح نہیں گزار سکتی۔

(بہارِ شریعت ج۲ ص۲۵۷، مُلخصاً)

چند گزارشات(requests):

(1) ہر اسکول ، مدرسے اور دینی علوم کے اداروں کی انتظامیہ(in-stitutional management) کو چاہیے کہ وہ اپنا نصاب (syllabus) اس طرح بنائیں کہ جس عمر میں جو سیکھانا چاہیے، وہ بچے سیکھ لیں۔

(2) والدین کو چاہیے کہ جس دینی ودنیاوی ادارے (institution) سے بچے کو وابستہ کر رہے ہیں، اس کے نصاب(syllabus) کا جائزہ (re-view)لیں ، اگراس میں فرض علوم وغیرہ شامل نہ ہوں تو اپنے بچوں کے لیے فرض علوم سکھانے کا انتظام(arrangement) کریں اور اگر فرض علوم شامل ہوں تو یہ دیکھیں کہ آپ کا بچہ ان فرض علوم کوحاصل کرنے میں صحیح طور پر مصروف (busy) ہے یا نہیں۔

(3)دینی پبلیشرز(publishers) کو چاہیے کہ بچوں کی عمر کے مطابق، سنّی علما کی رہنمائی (guidance) میں نصاب (syllabus) تیار کریں تا کہ والدین خود یہ نصاب پڑھا سکیں۔

(4) والدین کو چاہیے کہ بچوں کو صرف قاری صاحب سے قرآن پڑھوانے کو کافی(enough) نہ سمجھیں بلکہ ایسے اساتذہ کا انتخاب (teacher select)کریں کہ جو انہیں ضروری علم بھی پڑھائیں۔

(5) دینی تعلیم دینے والے اداروں (یا وہ ادارے جو آن لائن پڑھاتے ہیں) کو چاہیے کہ وہ ایسے والدین کے لیے ہفتہ وار چھٹی(weekend) میں ضروری علوم حاصل کرنے کا انتظام(arrangement) کریں کہ جو اپنے بچوں کو دینی اداروں میں نہیں پڑھاتے مگر اس ہفتہ وار دینی پڑھائی میں قرآنِ پاک،اذکارِ نماز(یعنی نماز میں تلاوت کے علاوہ جو کچھ پڑھا جاتا ہے) اور فرض و لازم علم سیکھنے کا ہی نصاب(syllabus) رکھیں۔

(6) والدین اگر کوئی انتظام(arrangement) نہ کر سکیں تو وہ ان موضوعات (topics)پر سنّی علما کی لکھی ہوئی کتابوں سے مدد حاصل کریں نیز www.farzuloom.net وزٹ کیجئے۔

فرض علوم کے بعد مُباح و جائز علم کا حاصل کرنا

جو فرض علوم حاصل کر لے وہ مباح وجائز علم بعض شرطوں(condi-

tions) کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: ہاں جو شخص ضروریات دین مذکورہ (یعنی فرض اور لازم علم) حاصل کر چکا ہے، تو اب اقلیدس (geometry)، حساب (mathematics)، مساحت (trig-onometry)، جغرافیہ (geography) وغیرہا وہ (جائز) فنون (یعنی علم) پڑھ سکتا ہے کہ جن میں کوئی بات شریعت کے خلاف نہ ہو تو اب یہ ایک جائز کام ہوگا اور اس پڑھنے میں یہ بھی شرط (condition) ہے کہ اس پڑھنے کے دوران بھی کوئی واجب نہ چھوٹے، کوئی گناہ کا کام نہ ہو۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۳، صفحہ ۸۴۶، مُلخصاً)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں: ان ضروریات اور قرآن عظیم پڑھنے کے بعد پھر اگر اردو یا گجراتی کی دنیوی کتاب جس میں کوئی بات نہ دین کے خلاف ہو نہ بے شرمی کی، نہ اخلاق وعادات پر برا اثر ڈالنے کی، اور پڑھانے والی عورت سنّی مسلمان پارسا (یعنی نیک) حیادار ہو تو (چھوٹے نابالغ بچوں کو ان سے پڑھوانے میں) کوئی حرج نہیں، وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

(فتاوی رضویہ ج ۲۳، صفحہ ۶۹۳، مُلخصاً)

فرض چھوڑ کر نفل میں مصروف (busy) ہونا

حضرتِ ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کہتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے کہ جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے تو میری طرف سے اس کے خلاف جنگ کا اعلان ہے اور میرا بندہ جن اعمال (یعنی نیک کاموں) کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادت ہے اور میرا بندہ نفل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبّت کرنے لگتا ہوں۔

(بخاری، ۴/۲۴۸، حدیث:۶۵۰۲)

حضرتِ مفتی احمد یار خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) حدیثِ پاک کے اس حصّے "میرا بندہ جن اعمال کے ذریعے میرے قریب ہوتا ہے ان میں سے مجھے سب سے زیادہ پسند فرض عبادت ہے" کے بارے میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں: یعنی مجھ تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں، مگر ان تمام راستوں میں مجھ سب سے زیادہ پسند فرض کو ادا کرنا ہے اسی لیے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ فرض کے بغیر نفل قبول (accept) نہیں ہوتے۔ افسوس ان لوگوں پر جو فرض عبادات میں سستی کریں اور نفل پر زور دیتے ہیں۔ اور اس حصّے "اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں" کے

بارے میں کچھ اس طرح فرماتے ہیں :یعنی بندہ مسلمان فرض عبادت کے ساتھ نفل بھی ادا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ میرا پیارا ہوجاتا ہے کیونکہ وہ فرض اور نفل دونوں طرح کی عبادت کرتا ہے(مرقات)۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ فرض چھوڑ کر نفل ادا کرے۔ محبّت سے مراد کامل (یعنی مکمل) محبّت ہے۔

(مرأۃ المناجیح،۳۰۸/۳،مُلخصاً)

یاد رہے کہ فرض و واجب اور سنّت مؤکدّہ کا علم حاصل کرنا اور ان پر عمل کرنا نفل عبادت میں مصروف (busy) ہونے سے بہت اہم (very important)ہے۔ امام اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) کچھ اس طرح فرماتے ہیں: کوئی مستحب کیسی ہی فضیلت(اور ثواب) والا ہو جب کسی سنت مؤکدہ کے چھوٹنے کا سبب بنے تو اب یہ عمل مستحب نہیں کہلائے گا بلکہ اب یہ کام بُراکام ہے۔

(فتاوی رضویہ،۴۱۰/۷، مُلخصاً)

بلکہ یہاں تک فرمایا: جو فرض چھوڑ کر نفل میں مشغول(مصروف۔busy) ہو حدیثوں میں اس کی سخت برائی آئی اور اس کا وہ نیک کام مردود(یعنی نامقبول۔Unacceptable)ہے۔

(فتاوی رضویہ،۶۴۸/۲۳،مُلخصاً)

ایک اورجگہ پر کچھ اس طرح فرماتے ہیں: اے عزیز(یعنی اے پیارے بھائی)! فرض خاص سلطانی قرض (یعنی فرض اللہ پاک کی طرف سے ایک لازم کام)ہے اور نفل گویا تحفہ و نذرانہ(gift)۔ قرض نہ دیجیے اورفضول تحفے بھیجیے، وُہ کیسے قبول (accept) ہوں گے ؟ خصوصاً (spe-cially)اس بارگاہ میں یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں کہ جوسب سے بڑا بادشاہ، تمام کائنات(universe) اور کائنات والوں سے بے نیاز (یعنی اُسے کسی کی بھی ضرورت نہیں)ہے۔۔۔

(پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے حدیثِ پاک نقل فرمائی)

جب مسلمانوں کے پہلے خلیفہ،صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی موت کا وقت ہوا تو مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ، فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بلا کر فرمایا: اے عمر !اللہ پاک سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ پاک کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انہیں رات میں کرو ، تو قبول(accept) نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں کہ انہیں دن میں کرو ، تو مقبول(accept) نہ ہوں گے اور خبر دار رہو کہ کوئی نفل قبول(accept) نہیں ہوتا ، جب تک فرض ادا نہ کرلیا جائے۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے پھر فرمایا کہ حضورِ غوث اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب فتوح الغیب شریف میں فرض چھوڑ کر نفل عبادت کرنے والوں کو بہترین مثالوں سے سمجھایا ہے۔ فرماتے ہیں:

اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت(service) کے لیے بلائے۔ یہ وہاں تو حاضر نہ ہُوا اور اس کے غلام کی خدمت میں موجود رہے۔

پھر کچھ آگے مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، علی مرتضٰی کَرَّمَ اللہ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا فرمان لکھا:جو فرض چھوڑ کر سنّت و نفل میں مشغول ہوگا، یہ قبول (accept) نہ ہوں گے اور وہ شخص خوار(یعنی ذلیل) ہو گا۔

(فتاوی رضویہ،۱۷۹/۱۰۔۱۸۰،ماخوذا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد